رکوع وسجود کی تسبیحات کتنی آواز سے پڑھنی چاہیے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FAM-051 تاریخ:17-08-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نماز میں رکوع و سجود کی تسبیحات پڑھنے میں اگر آواز دوسرے نمازیوں تک پہنچے، تو کیا بغیر آواز کے تسبیحات پڑھ سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

رکوع و سجود کی تسبیحات صرف زبان ہلا کر، بغیر آواز کے نہیں پڑھ سکتے کہ بغیر آواز کے پڑھنا، در حقیقت پڑھنا ہی نہیں اور اس سے تسبیحات پڑھنے کی سنت بھی ادا نہیں ہو گی، کیونکہ پڑھنا اسی وقت کہلاتا ہے، جب اتنی آواز سے ہو کہ پڑھنے والا خود سن سکے، لہٰذا تسبیحات کو اتنی آواز سے پڑھنا ہو گا کہ شور وغل یا اونچا سننے کا عارضہ نہ ہو، تو نمازی کے خود اپنے کان سن لیں اور اتنی آواز سے پڑھنے کی صورت میں اگر برابر والے نمازی کو بھی ہلکی ہلکی آواز پہنچے، تو اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ بعض لوگ اپنے گمان میں تو آہستہ پڑھ رہے ہوتے ہیں، لیکن اُن کی آواز تھوڑی تیز ہوتی ہے، جس کی وجہ سے دوسرے نمازیوں تک بھی آواز پہنچ رہی ہوتی ہے، جس سے انہیں نماز میں دشواری ہوتی ہے، ایسے لوگوں کو چاہیے کہ تھوڑی

توجہ کے ساتھ کوشش کرکے اتنی آواز ہی نکالیں کہ فقط ان کے اپنے کان سنیں، کیونکہ بے توجہی میں آواز تھوڑی بلند ہوجاتی ہے اور پڑھنے والے کو محسوس نہیں ہو رہا ہوتا۔

فتاوی رضویہ میں ہے: ”آہستہ پڑھنے کے یہ معنیٰ ہیں کہ اپنے کان تک آواز آنے کے قابل ہو، اگرچہ بوجہ اس کے کہ یہ خود بہرا ہے یا اس وقت کوئی غُل وشور ہو رہا ہے، کان تک نہ آئے اور **اگر آواز اصلاً پیدا نہ ہوئی، تو صرف زبان ہلی تو وہ پڑھنا، پڑھنا نہ ہوگا اور فرض و واجب وسنّت و مستحب جو کچھ تھا، وہ ادا نہ ہوگا۔ فرض ادا نہ ہوا، تو نماز ہی نہ ہوئی اور واجب کے ترک میں گنہگار ہوا اور نماز پھیرنا واجب رہا اور سنت کے ترک میں عتاب ہے اور نماز مکروہ اور مستحب کے ترک میں ثواب سے محرومی۔ پھر جو آواز اپنے کان تک آنے کے قابل ہوگی وہ غالب یہی ہے کہ برابر والے کو بھی پہنچے گی، اس میں حرج نہیں،** ایسی آواز آنی چاہئے، جیسے راز کی بات کسی کے کان میں منہ رکھ کر کہتے ہیں، ضرور ہے کہ اس سے ملا ہُوا جو بیٹھا ہو وہ بھی سُنے مگر اسے آہستہ ہی کہیں گے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ332، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بہار شریعت میں ہے: ”جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے، اس سے یہی مقصد ہے کہ کم سے کم اتنا ہو کہ خود سن سکے۔“

(بہار شریعت، حصہ3، صفحہ512، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

29محرم الحرام1445ھ/17اگست2023ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے